جنات کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نبی کریم ﷺ کا مکتوب گرامی قدر

[illegible]

تہدیدی نامہ مبارک

بدست ابودجانہ رضی اللہ عنہ

[illegible]

هذا كتاب من محمد رسول رب العالمين O الى من طرق الدار من العمار والزوار

[illegible]

والصالحين، الا طارقا يطرق بخير يا رحمن اما بعد فان لنا ولكم في الحق سعة، فان تك

[illegible]

عاشقا مولعا، او فاجرا مقتحما او راغبا حقا او مبطلا، هذا كتاب الله تبارك وتعالى

[illegible]

ينطق علينا وعليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون ورسلنا يكتبون ما تمكرون O

[illegible]

اتركوا صاحب كتابي هذا وانطلقوا الى عبدة الاصنام، والى من يزعم ان مع الله الها آخر

[illegible]

لا اله الا هو O كل شيء هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون يغلبون "حم

[illegible]

لا ينصرون" "حم عسق" تفرق اعداء الله وبلغت حجة الله ولا حول ولا قوة

[illegible]

الا بالله فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم" O

[illegible]

اندراج نمبر: 2-367

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جنات کے نام آپ ﷺ کا خط

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ: میں نے آپ ﷺ کے حضور جنات کی شکایت کی کہ یہ مجھے رات کو ہراساں کرتے ہیں، آپ ﷺ نے قلم اور دوات منگوا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں یہ دعا لکھوائی:

«بسم الله الرحمن الرحيم: هذا كتاب من محمد رسول رب العالمين ﷺ إلى من طرق الدار من العمار، والزوار، والصالحين، إلا طارقًا يطرق بخير يا رحمن. أما بعد: فإن لنا ولكم في الحق سعة، فإن تك عاشقًا مولعًا، أو فاجرا مقتحمًا، أو راغبا حقا أو مبطلا، هذا كتاب الله تبارك وتعالى ينطق علينا وعليكم بالحق، إنا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون، ورسلنا يكتبون ما تمكرون، اتركوا صاحب كتابي هذا، وانطلقوا إلى عبدة الأصنام، وإلى من يزعم أن مع الله إلها آخر. لا إله إلا هو كل شيء هالك إلا وجهه له الحكم وإليه ترجعون، يغلبون «حم» لا ينصرون، حم عسق، تفرق أعداء الله، وبلغت حجة الله، ولا حول ولا قوة إلا بالله، فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم».

حضور ﷺ نے یہ تحریر موم کر کے (لپیٹ کر) مجھے دی اور فرمایا: رات کو سوتے وقت اس کو سرہانے رکھ کر سو جانا چنانچہ میں اس کو لے کر گھر آیا اور رات کو اپنے سرہانے رکھ کر سو گیا، پوری رات میں جنات کی چیخ و پکار سنتا رہا، وہ کہہ رہے تھے کہ اے ابو دجانہ! تو نے ہمیں جلا دیا، لات اور عزیٰ کی قسم! اس کو یہاں سے ہٹالو، ہم آئندہ آپ کے گھر میں اور ہر اس جگہ میں کبھی نہیں آئیں گے، جہاں پر یہ تعویذ ہوگا۔

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس خط کو لوگ ثواب سمجھ کر مختلف انداز سے شائع کر رہے ہیں، اس سلسلے میں شرعی رہنمائی مطلوب ہے کہ:

(۱) آیا اس طرح کا کوئی واقعہ کتب احادیث سے ثابت ہے؟

دار الافتاء ۶۵/۲۵

(۲) اس کو بیان کرنا اور اس کی نشر و اشاعت کرنا شرعاً کیسا ہے؟

(۳) نیز اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کئے بغیر اپنے ذاتی تجربے سے ان الفاظ کو بطورِ تعویذ لکھنا، یا شائع کرنا چاہے، تو کیا اس طرح کرنا درست ہے؟

سائل

محمد، جامعہ قادریہ حنفیہ، ملتان

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱-۲) سوال میں ذکر کردہ واقعہ کو امام بیہقی اور علامہ ابن جوزی رحمہا اللہ تعالی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے، مگر اس واقعے کو خود امام بیہقی، علامہ ابن جوزی، امام صغانی، علامہ ذہبی، علامہ سیوطی، محمد بن طاہر پٹنی اور دیگر کئی محدثین محققین نے من گھڑت اور بے اصل قرار دیا ہے۔

چنانچہ اس کے بارے میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

«قد روي في حرز أبي دجانة حديث طويل، وهو موضوع، لا تحل روايته».

حرزِ ابی دجانہ (جنات کے شر سے حضرت ابو دجانہ کی حفاظت) کے سلسلے میں ایک طویل حدیث مروی ہے، جو کہ موضوع (من گھڑت) ہے، اس کو نقل کرنا جائز نہیں ہے۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے:

«هذا موضوع بلاشك، وإسناده مقطوع، وليس في الصحابة من اسمه موسى أصلًا، وأكثر رجاله مجاهيل، لايعرفون».

بلاشبہ یہ حدیث من گھڑت ہے، اس کی سند منقطع ہے اور صحابہ کرام میں موسی نامی کوئی صحابی نہیں تھے، نیز اس روایت کے اکثر راوی مجہول اور نامعلوم ہیں۔

علامہ صغانی رحمہ اللہ تعالی اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

«حرز أبي دجانة موضوع».

حرز ابی دجانہ (جنات کے نام آپ ﷺ کے خط کے عنوان سے معروف واقعہ) موضوع ہے۔

دار الافتاء جامعہ عثمان بن عفان ٢٥/٦٥

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے:

«هذا موضوع بيقين»، قاله في تلخيص موضوعات ابن الجوزي، وهكذا قال في سير أعلام النبلاء: «حرز أبي دجانة شيء لم يصح، ما أدري من وضعه».

علامہ ذہبی رحمہ اللہ ''تلخيص كتاب الموضوعات'' میں فرماتے ہیں: یہ واقعہ یقیناً موضوع و من گھڑت ہے، نیز اپنی مشہور کتاب ''سير أعلام النبلاء'' میں فرماتے ہیں: حرز ابی دجانہ کا واقعہ ثابت نہیں ہے، معلوم نہیں اسے کس نے گھڑا ہے۔

علامہ محمد بن طاہر پٹنی ''تذكرة الموضوعات'' میں فرماتے ہیں:

«حديث حرز أبي دجانة فيه مجاهيل».

حرز ابی دجانہ والی روایت کے رواۃ مجہول ہیں۔

اسی طرح علامہ سیوطی اور ابن عراق رحمہما اللہ نے اس واقعے کو احادیث موضوعہ میں درج کیا ہے اور اس کے موضوع ہونے پر ائمہ متقدمین کی تصریحات نقل کی ہیں۔

لہذا اس واقعے کو حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا اور اس کی نشر و اشاعت کرنا دونوں ناجائز اور حرام ہیں، جس سے احتراز لازم ہے۔

(۳) تعویذ میں چونکہ نسبت الی الرسول ﷺ کی صراحت موجود ہے، اس لئے اولاً تو یہ صورت ممکن ہی نہیں ہے اور **اگر کوئی شخص اس میں سے نسبت الی الرسول ﷺ کو چھوڑ کر باقی حصے کو شائع کرنا چاہے، تو بھی اس سے احتراز لازم ہے**؛ کیونکہ یہ واقعہ غلط نسبت (موضوع اور مَن گھڑت سند) کے ذریعے آپ ﷺ سے مشہور ہو چکا ہے اور حدیثِ موضوع کو اس کے "موضوع ہونے کی تصریح" کے علاوہ دوسرے کسی بھی مقصد کے لیے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ اس حوالے سے علم مصطلح الحدیث کے مشہور امام علامہ ابن الصلاح رحمہ اللہ اپنی مایۂ ناز کتاب "معرفة أنواع علم الحديث" میں رقم طراز ہیں:

دار الافتاء جامعہ عثمان بن عفان کراچی ۲۵/۶۵